

(۱۳۳۳) (۱۳۳۲) (۱۳۳۱)

بمعنی لغزیده و افتاده کند که ماضی همین مصدر پورا مونا ختم موحده بانا -	است و (به پا اندر آمدن) به همین معنی گذشت
استعمال - (الف) بقول	است و (به پا اندر آمدن) به همین معنی گذشت
مفید و مؤید می	مفید و مؤید می
استاد و باش مؤلف گوید که امر حاضر است	استاد و باش مؤلف گوید که امر حاضر است
مصدر از مصدر (ب) که بمعنی استاد بودن	مصدر از مصدر (ب) که بمعنی استاد بودن
اصطلاحاً و توقف گردنست - (ار و و) (الف) کهراره	اصطلاحاً و توقف گردنست - (ار و و) (الف) کهراره
شهر (ب) کهرارمنا - شهرنا -	شهر (ب) کهرارمنا - شهرنا -
اصطلاح - بقول مفت	اصطلاح - بقول مفت
مؤید بمعنی قرائه پرمی مؤلف عرض کند	مؤید بمعنی قرائه پرمی مؤلف عرض کند
که پای سبل استعاره باشد از قرح و سیاله	که پای سبل استعاره باشد از قرح و سیاله
و تحقیقش بجای خودش می آید	و تحقیقش بجای خودش می آید
هرگاه این را مضاف گردند سیوی می آید	هرگاه این را مضاف گردند سیوی می آید
نقطی آن قرح می یا قرا به می باشد و می	نقطی آن قرح می یا قرا به می باشد و می
بر تحقیقین بانام و نشان که این را در عبارتی	بر تحقیقین بانام و نشان که این را در عبارتی
به بای ترا اند یا سمیت و غیره و گویا یافته باشند	به بای ترا اند یا سمیت و غیره و گویا یافته باشند
و داخل اصطلاح گردند موحده را این	و داخل اصطلاح گردند موحده را این
اصطلاح بیچ تعلق نیست و ضرورت ندارد	اصطلاح بیچ تعلق نیست و ضرورت ندارد

<p>که لفظ می را هم اندرین داخل کنیم (ارو) معنی کمال طوع و رغبت بر سبیل کنایه پیدا  قرابہ شراب مذکر صاحب آصفیہ زقرابہ می شود ولیکن طالب سندی باشیم (ارو)  پرفرما یی ہے کہ اسم مذکر عرق رکبے کا بڑا اپنے پاؤں آنا کہہ سکتے ہیں یعنی بغیر طلب  شیشہ بہت برمی بوتل کے آنا کمال رغبت سے آنا۔</p>	<p>سیاہی حساب آمدن   مصدر اصطلاحی  بقول بحر و اند ما خود شدن بحساب (مسب)  (۵) قدم شمرده بند حسن در قلم و خطا  چو عالی کہ سیاہی حساب می آید مؤلف را بہ ہلاکت انگدن (نظامی ۵) چو با  عرض کند کہ کنایہ باشد از گرفتاری محاسبہ گور کہ بران مدارند زور و سیاہی خود آئینہ  (ارو) محاسبہ میں گھٹنا گرفتار ہونا گوران گور و (ارو) اپنے ہاتھوں  ما خود ہونا۔  سیاہی خود آمدن   مصدر اصطلاحی۔ آپ کلھاری ہارنا۔ اپنے ہی قول و فعل  بقول بحر کمال طوع و رغبت آمدن و اگر سے اپنے آپ و عقمان ہنجانا اور بقول  ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ آصفیہ اپنی موت کا آپ سا مانا۔  خلاف قیاس نیست معاصرین غم استغمال سیاہی خود ز غم استغمال   مصدر اصطلاحی  این بدون موحده اولی می کنند و عین بقول و استغمال بحر کمال طوع و رغبت  یے ما اندر انخواندیم پای خود آمد و پس روشن (سلیم ۵) شاہدان بسخا رہن</p>
---	---

<p>شوخ چشم افتاده اند با گل بیای خویش خود گرفت با خان آرزو در چراغ هدایت  از گلبن بدامان می رود با مؤلف اثرش فرماید که در حصه خود گرفتن چیزی راست  کنند که خود و خویش مراد فیکر گیر است و از زاهد علیخان سخاسندی آورده که در  معنی لفظی این بدون طلب کسی رفتن عهد سلطان حسین مرزا صفوی که سلطنت  و کمال رغبت ازین فعل پیدامی شود بر صفویه برو ختم شده شاه بندر لار بود  سبیل کنایه (ارو) اپنے پاؤں آپ (۵) میان ما و جنون شد چو اقلیہ جنون قیمت را  جانا کہ سکتے ہیں یعنی بے بلائیے جانا بیای خود گرفتن سرسبز خار بیابان را  کمال رغبت سے جانا مؤلف عرض کند کہ در استعمال معیارین</p>	<p>بیای خودشان است   مقولہ حسب عجم بر ذمہ خود گرفتن است چنانکہ بقول گذشتہ  رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار ذکرش کرده ایم و از سدا اول الذکر ہم  ذکر این کرده گوید کہ بر ذمہ او شان است آن می شود پس نداری نداری این (۱)  مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست بر ذمہ خود گرفتن قائم کنیم (۲) در حصہ  (ارو) انجین کے ذمہ ہے۔ خود گرفتن (ارو) (۱) اپنے ذمے لینا</p>
<p>بیای خود گرفتن   مصدر رانہ طلاق (۲) است نہ تہ میں لینا۔  بقول بحر و وارستہ در حصہ خود گرفتن بیای (۱) و (۲) مصدر است چہ بقول  (پیام ۵) بسکہ بیایک است جانان شہ بحر و وارستہ در حصہ خود گرفتن و  منکر قلم نشد چون حنا خون مر آفرینا انکانہ لہ صوفی عرض کند کہ بیای است</p>	<p>بیای خودشان است   مقولہ حسب عجم بر ذمہ خود گرفتن است چنانکہ بقول گذشتہ  رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار ذکرش کرده ایم و از سدا اول الذکر ہم  ذکر این کرده گوید کہ بر ذمہ او شان است آن می شود پس نداری نداری این (۱)  مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست بر ذمہ خود گرفتن قائم کنیم (۲) در حصہ  (ارو) انجین کے ذمہ ہے۔ خود گرفتن (ارو) (۱) اپنے ذمے لینا</p>

<p>کہ سند استعمال پیش نشد خلاف قیاس نیست          معاصرین عجم تصدیق کنند کہ محاورہ سو فیما          است (اردو) ڈالنا۔</p>	<p>سید ہاکٹر ہونا (۲) شہر نامہ توقف کرنا۔          بیامی غمیر سپرون   مصدر اصطلاحی۔          بقول وارستہ و بہار و انند بختہ اودان</p>
<p>بیامی شدان   مصدر اصطلاحی بقول (طالب آملی) از دور چوبینند سران          شد بجوازہ فرنگ و رنگ (۱) راست ایستادن          و بقول منیمہ بر بان (۲) ایستادہ شدن          و توقف کروں صاحبان مؤید و شمس ذکر          ماضی مطلق ہمین مصدر گروہ گویند کہ یعنی          ایستادہ شد مؤلف عرض کند کہ ہر دو اظہار عاجزی است و معنی بیان گروہ</p>	<p>بیامی شدان   مصدر اصطلاحی بقول (طالب آملی) از دور چوبینند سران          شد بجوازہ فرنگ و رنگ (۱) راست ایستادن          و بقول منیمہ بر بان (۲) ایستادہ شدن          و توقف کروں صاحبان مؤید و شمس ذکر          ماضی مطلق ہمین مصدر گروہ گویند کہ یعنی          ایستادہ شد مؤلف عرض کند کہ ہر دو اظہار عاجزی است و معنی بیان گروہ</p>
<p>معنی موافق قیاس است ولیکن تخصیص است          در معنی اول در سند نیست معاصرین عجم          استعمال (پاشدن) یعنی برخاستن کسی          و موحدہ اقل را محفل فصاحت دانند و کسی کے سپرد کرنا۔</p>	<p>محققین بالا از سند پیدائیت و خلاف          قیاس ہم مدعی سست است و گواہش          چست (اردو) کسی کے حصہ میں دینا۔</p>
<p>ایستادن را بمعنی توقف کروں استعمال          کنند و از پاشدن معنی توقف کروں          نمی گیرند پس از برای معنی دوم طالب          سند با شیم (اردو) (۱) اٹھنا کہ ہر ہونا          بیامی فلانی است   مقولہ بقول صاحب          بول چال بندہ فلان است مؤلف          عرض کند کہ معین اصطلاح بر (بیامی خود          گذشت و در اینجا انحصار</p>	<p>ایستادن را بمعنی توقف کروں استعمال          کنند و از پاشدن معنی توقف کروں          نمی گیرند پس از برای معنی دوم طالب          سند با شیم (اردو) (۱) اٹھنا کہ ہر ہونا          بیامی فلانی است   مقولہ بقول صاحب          بول چال بندہ فلان است مؤلف          عرض کند کہ معین اصطلاح بر (بیامی خود          گذشت و در اینجا انحصار</p>

نیست چنانکہ در مقولہ گذشتہ بود بای عالی <sup>ف</sup> اسکو محاورہ و کن میں (توون سے لگانا)  
 قیاس نباشد (ارو) انکے ذمہ ہے۔ کہا جاتا تھا اب بہ طریقہ مرعی نہیں رہیں  
 بیای کسی حضری انہماون <sup>اصول</sup> اس کی یادگار ایک پرانی کہاوت ہے یعنی  
 صاحب انڈگوید کہ اب آنت کہ چون <sup>ست</sup> قاضی جی حبیب سنبھالے۔ کیا کروں تو  
 بزرگی مشرف شو نہ چیزیں بھرتی بیاز بگذرانند سے لگی ہے، اس کہاوت کی ایک داستان  
 پس اگر آن چیز مناسبہ شان آن بزرگ چلی آتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک قصاب اور  
 است برطاو الاخفیۃ و سپاہی او گذارند۔ جلاہے کے درمیان کوئی نزاع پیش ہوئی  
 تعظیماً (خواجہ شیراز سے) رسید و سہم آن دونوں فریق قاضی صاحب کی خدمت میں  
 کہ طرف چوٹر گس مست ہو نہد بیای قدح حاضر ہوئے اور مقدمہ کی تحقیقات آپ کے  
 ہر کہشش درم دارو پانچ لطف عرض کنند اجلاس پر کئی دن تک ہوتی رہی اس  
 کہ معنی نڈمانہ پیش کشیدہ اس سے پیش بزرگان <sup>ن</sup> عرض مدت میں قصبہ روزانہ گاہے  
 (ارو) نذرانہ پیش کیا۔ کن میں کہتے کی حبیب قاضی صاحب کے گھر پہنچا تو  
 میں، توون سے لگانا یعنی نذرانہ پیش اور آپہ اسکو نوٹز جان فرمائے۔  
 کرنا پچھلے زمانہ میں بزرگوں کے رو برو بہ فیصلہ سنانے کے آئے یا تو بہر جلا  
 جو نذرانہ پیش کیا جاتا تھا وہ انکے قدموں دوسرے فریق نے ان کے قدموں پر  
 کے پاس رکھ دیا جاتا تھا اس طرز عمل سے اور روپیوں کی بگاڑیں ان کے ہاتھوں  
 انکی تعظیم اور اپنا انکسار ظاہر ہوتا تھا۔ کے پاس چھوڑ دی جاہر کو قاضی صاحب نے

دیکھ لیا اور اُس نذرانہ کی سنگینی کو بھی بقول وارستہ وانشد بید و اور رفتن اصحاب معلوم فرمایا۔ جب مقدمہ کا فیصلہ سنانے لگے تو تہپیدی سے قصاب نے معلوم کیا کہ فیصلہ اسکے خلاف ہوگا تو اُس نے جرت کر کے کہا کہ قاضی جی آپ خلاف واقعہ کیا فرما رہے ہیں ذرا جیب سنبھالئے تو آپ اس کے جواب میں کہنے لگے کہ بھائی میں کیا کروں مجبور ہوں مجھ کو تو تلوون سے لگی ہوئی ہے۔ واضح ہو کہ محاورہ وکن میں جیب سنبھالنا۔ یعنی زبان و رازی کرنا از سرسہ سند ہالایہ پیروی کسی رفتن و بر مستعمل ہے اور محاورہ اردو میں تلوون متعش پای کسی رفتن پیدا ست نہ بید و سے لگنا) یعنی غصہ ہونا پیروی کرنا۔ سر ہونا کسی رفتن قاتل (ارو) کسی کی مدد پس قصاب کا اشارہ بھی ذومعنی تھا۔ سے جانا ہمارے تحقیق کے لحاظ سے کسی کی اور آپ کا جواب بھی ذومعنی تھا اسی پیروی کرنا۔

کے متعلق وکن میں وہ کہاوت قائم ہوئی ہے جس کا ذکر اوپر ہوا۔

بای کسی رفتن | مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ و بید و اور رفتن و بقول

انشد باستعانت پای کسی گریختن (والہ ہر)

<p>(۵) معلوم شد چو صبر پایی خرد گریخت      کز فوج حسن عشوہ باوردی رسد مؤلف      عرض کند کہ بہ نشان پایی کسی و در پس کرتا ہے اور آمادہ خدمت ہے۔</p>	<p>کسی گریختن نہ بید او قائل (ارو) کسی بیائین و اشتن   مصدر اصطلاحی      کی مدد سے بھاگنا کسی کے پیچھے بھاگنا۔ بقول روزنامہ بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین</p>
<p>کسی گریختن نہ بید او قائل (ارو) کسی بیائین و اشتن   مصدر اصطلاحی      کی مدد سے بھاگنا کسی کے پیچھے بھاگنا۔ بقول روزنامہ بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین</p>	<p>کسی گریختن نہ بید او قائل (ارو) کسی بیائین و اشتن   مصدر اصطلاحی      کی مدد سے بھاگنا کسی کے پیچھے بھاگنا۔ بقول روزنامہ بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین</p>
<p>کسی گریختن نہ بید او قائل (ارو) کسی بیائین و اشتن   مصدر اصطلاحی      کی مدد سے بھاگنا کسی کے پیچھے بھاگنا۔ بقول روزنامہ بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین</p>	<p>کسی گریختن نہ بید او قائل (ارو) کسی بیائین و اشتن   مصدر اصطلاحی      کی مدد سے بھاگنا کسی کے پیچھے بھاگنا۔ بقول روزنامہ بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین</p>
<p>کسی گریختن نہ بید او قائل (ارو) کسی بیائین و اشتن   مصدر اصطلاحی      کی مدد سے بھاگنا کسی کے پیچھے بھاگنا۔ بقول روزنامہ بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین</p>	<p>کسی گریختن نہ بید او قائل (ارو) کسی بیائین و اشتن   مصدر اصطلاحی      کی مدد سے بھاگنا کسی کے پیچھے بھاگنا۔ بقول روزنامہ بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین</p>
<p>کسی گریختن نہ بید او قائل (ارو) کسی بیائین و اشتن   مصدر اصطلاحی      کی مدد سے بھاگنا کسی کے پیچھے بھاگنا۔ بقول روزنامہ بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین</p>	<p>کسی گریختن نہ بید او قائل (ارو) کسی بیائین و اشتن   مصدر اصطلاحی      کی مدد سے بھاگنا کسی کے پیچھے بھاگنا۔ بقول روزنامہ بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین</p>
<p>کسی گریختن نہ بید او قائل (ارو) کسی بیائین و اشتن   مصدر اصطلاحی      کی مدد سے بھاگنا کسی کے پیچھے بھاگنا۔ بقول روزنامہ بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین</p>	<p>کسی گریختن نہ بید او قائل (ارو) کسی بیائین و اشتن   مصدر اصطلاحی      کی مدد سے بھاگنا کسی کے پیچھے بھاگنا۔ بقول روزنامہ بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین</p>

<p>سر و اثر اصطلاح صاحب مؤید گوید کہ گونامی بزرگان را سپر کار از اثر ماند</p>	<p>ای خالی کن و بساز (کنافی الادات) و</p>
<p>ز فیض جام ذکر خیر در دوران بود هم را</p>	<p>اقول این امر پر واضح است پس آنهمه</p>
<p>مؤلف عرض کند کہ و ای محققین بانام</p>	<p>معانی درین ہم باشد صاحب ہفت بر</p>
<p>و نشان کہ ماند را متعلق بہ سپر کار کردہ اند</p>	<p>امر پر واضح قانع مؤلف عرض کند</p>
<p>و غور نکردند کہ تعلق ماند بہ گونامی است</p>	<p>کہ موحده اول زائد است و محجور پرواز</p>
<p>مقصود شاعر ضربین نباشد کہ گونامی بزرگان</p>	<p>امر حاضر پر واضح و حاصل بالمصدر</p>
<p>از اثر سپر کار یعنی دور سپر کار باقی ماند چنانکہ</p>	<p>ہم محققین بانام و نشان را اضافہ حجم</p>
<p>ذکر خیر جم از فیض دور جام در دوران</p>	<p>تالیف مقصود است کہ مشتقات را مینویسند</p>
<p>حاصل نیست کہ نہ این مصدر</p>	<p>و بجای ما تحصیل حاصل (ارو)</p>
<p>ازین شعر قائم میشود و معنی بیان کردہ محققین بالا</p>	<p>پر واضح کا امر حاضر و کیو پر واضح</p>
<p>پیدا است قائل (ارو) با قاعدہ ہونا ہمارے</p>	<p>کے کل معنی۔</p>
<p>خیال کے لحاظ سے اسکے ترجمہ کی ضرورت نہیں۔</p>	<p>(۱) سپر کار بدون مصدر اصطلاحی</p>
<p>سرواز آمدن استعمال پریدن در</p>	<p>(۲) سپر کار ماندن بقول بحر قاعدہ</p>
<p>ہوا و بلند شدن (نوری س) باز</p>	<p>و قانون بودن صاحب خیانت ہم ذکر</p>
<p>تمکین تو ہر جا کہ یہ پرواز آید ہر سفر و</p>	<p>(۳) ہمین معنی کردہ و وارثہ و اشدر (۲)</p>
<p>ورز و بدخواہ تو چون بو تیمار ہزار (۳)</p>	<p>را باستانا و کلام صائب آوردہ (۳) اثر نامہ پرواز کرنا۔</p>

(۱) سپر کار



<p>بسرشد اصطلاح بقول برهان و هفت همچون اسم جامد آورده و حیف از صاحب  وانته کبر اول و سکون ثانی و رای با نقطه ناصری که حقیقت جوین را بزرگ پیاوین  بتحانی رسیده و شین نقطه دار مفتوح بدل و بسپوون و بسپوون چرا در غلطی انداز  ابجد زده یعنی پریشان کند و پراگند سازد و نمی داند که این هر سه مصدر را با پرشد  صاحب ناصری بزرگ این گوید که آن را پیش چه تعلق است که لفظاً و معنی هیچ تعلق ندارد  و بسپوون و بسپوون نیز گفته اند و بسپو و چرا بسپو و را یعنی بسپوون می گیرند خلاصه  بخذف بای عربی بهمان معنی بسپوون یعنی اینست که محقق این زبان از اشتقاق  لامسه کردن و چیز نرم را گویند مؤلف فرس بزرگ دارد و در فرق لغظی و معنوی  عرض کند که پریشیدن بقول بجز معنی پریشا امتیازی نمی فرماید (ارو) پریشیدن  گردانیدن و شدن می آید که مضارع پریشان کردن است پریشان بودن  پریشد است و هم او ذکر پریشانیدن به پیش آمدن استعمال و پس آمدن  همان معنی گروه بحث هر دو و ماخذش هم از و مراجعت کردن است (صائب است)  کنیم در اینجا همین قدر کافی است که پیشی کمالانی که درین راه به پیش می آیند  مضارع همان پریشیدن است زیادت و و قدم راه نه پیوده به پس می آیند  مؤخره در اولش و لازم و متعدی هر (ارو) و پس بونا پست آنرا چه می خوانند  نمیدانیم که محققین نازک خیال بزرگ این پیاوین بقول برهان با و او بر  چرا گروه اند و بدون اشاره مصدرش و در خصی این معنی بسپوون و بسپوون</p>	<p>بسرشد اصطلاح بقول برهان و هفت همچون اسم جامد آورده و حیف از صاحب  وانته کبر اول و سکون ثانی و رای با نقطه ناصری که حقیقت جوین را بزرگ پیاوین  بتحانی رسیده و شین نقطه دار مفتوح بدل و بسپوون و بسپوون چرا در غلطی انداز  ابجد زده یعنی پریشان کند و پراگند سازد و نمی داند که این هر سه مصدر را با پرشد  صاحب ناصری بزرگ این گوید که آن را پیش چه تعلق است که لفظاً و معنی هیچ تعلق ندارد  و بسپوون و بسپوون نیز گفته اند و بسپو و چرا بسپو و را یعنی بسپوون می گیرند خلاصه  بخذف بای عربی بهمان معنی بسپوون یعنی اینست که محقق این زبان از اشتقاق  لامسه کردن و چیز نرم را گویند مؤلف فرس بزرگ دارد و در فرق لغظی و معنوی  عرض کند که پریشیدن بقول بجز معنی پریشا امتیازی نمی فرماید (ارو) پریشیدن  گردانیدن و شدن می آید که مضارع پریشان کردن است پریشان بودن  پریشد است و هم او ذکر پریشانیدن به پیش آمدن استعمال و پس آمدن  همان معنی گروه بحث هر دو و ماخذش هم از و مراجعت کردن است (صائب است)  کنیم در اینجا همین قدر کافی است که پیشی کمالانی که درین راه به پیش می آیند  مضارع همان پریشیدن است زیادت و و قدم راه نه پیوده به پس می آیند  مؤخره در اولش و لازم و متعدی هر (ارو) و پس بونا پست آنرا چه می خوانند  نمیدانیم که محققین نازک خیال بزرگ این پیاوین بقول برهان با و او بر  چرا گروه اند و بدون اشاره مصدرش و در خصی این معنی بسپوون و بسپوون</p>
---	---

<p>تقول بجز مرادف سوون صاحب نو او فرماید که</p>	<p>باشد و بقول رشیدی مرادف بسپوون</p>
<p>بمعنی سوون دست یا عضوی را بچیزی</p>	<p>بمعنی سوون دست یا عضوی را بچیزی</p>
<p>سوار و همزانش و فرماید که سوون بمعنی لمس و لمس</p>	<p>(ابوالفرح) بعون عدل تو صیبا و</p>
<p>عاصل بمصدر و سپا و مضارع این مؤلف</p>	<p>عقل بسپا و در کسر وی آمو و بچیزی رسید</p>
<p>عرض کند که ساویدن که می آید اصل است و همین مصدر</p>	<p>وامم پو خان آرزو در سراج به نقل</p>
<p>بزیادت که بر (بر ساویدن) شد و ازین زیادت</p>	<p>قول رشیدی گوید که ظاهر آنست که</p>
<p>بسیچ اثر در معنی پیدا شد و پس اثر آن بحذف</p>	<p>بای اول جزو کلمه نیست بلکه باطنیت</p>
<p>را می نهلمه بسا و پیدن و بزیادت موخده در</p>	<p>که در او ائمل مصادر و افعال زیاده</p>
<p>از لاش بسا و پیدن شد و پس اثر آن به تبدیل</p>	<p>می کنند چنانکه برفت و برفتن و بسوون</p>
<p>موخده و دو هم به بای فارسی بسا و پیدن</p>	<p>مخفف بر سوون که مبذل آن فرسوون</p>
<p>قرار یافت بهر شش معانی بالا بحال آن</p>	<p>است باشد صاحب بحر گوید که بمعنی سوون</p>
<p>می شود نسبت باخذ که اسم این مصدر</p>	<p>و ساویدن است کامل التصریف و مضارع</p>
<p>سما باشد بمعنی لمس و مس که حقیقت آن</p>	<p>این بسپا و دو سوون بقولش بمعنی (۱) مس</p>
<p>بر (بسوون) گذشت بای زائد و آخر</p>	<p>کردن و (۲) سائیدن و آس کردن و</p>
<p>زیاده کرده سامی کردند و بقاعده مصما</p>	<p>(۳) ریزه کردن و (۴) کهنه ساختن و</p>
<p>بزیادت تحتانی کنسور و علامت مصدر</p>	<p>شدن و (۵) بدست و پایی مالیدن و</p>
<p>و آن مصدری ساختند (سائیدن) شد</p>	<p>(۶) صدای نمودن عطر و گیاه و ساویدن</p>

<p>و پس از آن تختانی اول به او بدل شده و سوزان یعنی لمس و لامس یعنی دست  سازیدین شد چنانکه انگیر و انگور این است یا عضوی را بچیزی کشیدن یا بجائی مالیدن  حقیقت وضع بسیار بدین پس معنی اقبل صاحب جامع این را مرادف میسودن و  المیاد ماخذ اصل است و دیگر همه معانی بجای بعضی لمس کردن و عضوی را بچیزی مالیدن  آن مخفی است و رسانیدن و آس کردن و صاحب چهارگیری همزبانش و لقبول نوآور  و ریزه کردن و بدست و پامی مالیدن فرید علییه میسودن و لقبول موار و حاصل  و صدایه نودن - لمس حقیقی موجود است میسودن و بسیار بدین یعنی لمس و لامسه  ولیکن معنی چهارم خلاف قیاس است و بجای مؤلف عنی کند که طرز بیان صاحب  بر قول مجرب و صاحب بحر طالب سزا است بر بان در غایب اندازد که معنی مصدری می  نی باشیم و ذکر اختلاف معانی سودن که و صاحب جامع و چهارگیری تسامح کرده که  در میان محققین واقع است بجای نودن مرادف مصدر شمرده و صاحب نوآور  می آید و در اینجا بر قول مجرب و صاحب بحر اکتفا سکندری نودن که این را فرید علییه میسودن  کرده ایم (اروز) (۱) چھونا - (۲) پینا - آورده و صاحب موار و از حقیقت این  (۳) ریزه ریزه کرنا (۴) پرانا کرنا پانا خبر نداد و که حاصل با مصدری نودن  هونا - (۵) هاتحه سے طنا - پاون سے طنا او حقیقت این است که میسودن و نودن نامی  گفتار (۶) کوٹنا - (پاون مین) یا حل کرنا - جامع یا مصدر میسودن است و میسودن  میسودان لقبول بر بان با وال ابجد بر فرید علییه آن معنی لمس و مس (اروز)</p>	<p>و پس از آن تختانی اول به او بدل شده و سوزان یعنی لمس و لامس یعنی دست  سازیدین شد چنانکه انگیر و انگور این است یا عضوی را بچیزی کشیدن یا بجائی مالیدن  حقیقت وضع بسیار بدین پس معنی اقبل صاحب جامع این را مرادف میسودن و  المیاد ماخذ اصل است و دیگر همه معانی بجای بعضی لمس کردن و عضوی را بچیزی مالیدن  آن مخفی است و رسانیدن و آس کردن و صاحب چهارگیری همزبانش و لقبول نوآور  و ریزه کردن و بدست و پامی مالیدن فرید علییه میسودن و لقبول موار و حاصل  و صدایه نودن - لمس حقیقی موجود است میسودن و بسیار بدین یعنی لمس و لامسه  ولیکن معنی چهارم خلاف قیاس است و بجای مؤلف عنی کند که طرز بیان صاحب  بر قول مجرب و صاحب بحر طالب سزا است بر بان در غایب اندازد که معنی مصدری می  نی باشیم و ذکر اختلاف معانی سودن که و صاحب جامع و چهارگیری تسامح کرده که  در میان محققین واقع است بجای نودن مرادف مصدر شمرده و صاحب نوآور  می آید و در اینجا بر قول مجرب و صاحب بحر اکتفا سکندری نودن که این را فرید علییه میسودن  کرده ایم (اروز) (۱) چھونا - (۲) پینا - آورده و صاحب موار و از حقیقت این  (۳) ریزه ریزه کرنا (۴) پرانا کرنا پانا خبر نداد و که حاصل با مصدری نودن  هونا - (۵) هاتحه سے طنا - پاون سے طنا او حقیقت این است که میسودن و نودن نامی  گفتار (۶) کوٹنا - (پاون مین) یا حل کرنا - جامع یا مصدر میسودن است و میسودن  میسودان لقبول بر بان با وال ابجد بر فرید علییه آن معنی لمس و مس (اروز)</p>
--	--

<p>مس بقول آصفیه عربی - اسم مذکر لمس کسی چیز کو ہاتھ یا کسی عضو سے چھونا قوت لامسہ - وہ قوت جس سے نرمی سختی سردی گرمی وغیرہ کو محسوس کر سکیں۔</p>	<p>عصنوی پھیری است و بیسودان بمعنی لامسہ حاصل بالمصدر این و بیسود و مضارعش و صاحب ثواب و عز بانش مؤلف عرض کند کہ سودن کہ بجایش می آید اصل این است</p>
<p><b>بیسودن</b> بقول بہان بر وزن بر بوند بمعنی بیسودان کہ لمس و لامسہ کردن است مؤلف عرض کند کہ تسامح اوست کہ این مصدر است و بیسودان مزید علیہ حاصل بالمصدرش چنانکہ بجایش گذشت صاحب چہا نگیری گوید کہ معنی سودن یعنی دست یا عصنوی را پھیری مالیدن و بقول بحر (۱) دست زدن و (۲) دست مالیدن و (۳) لامسہ کردن و مس نمودن و (۴) سوراخ کردن و مضارع این بیساید و بقول رشیدی بو خان آرزو در سراج مرادف بیسایدن کہ گذشت صاحب موارد این را بیسایدن نوشته فرماید کہ سودن و مالیدن دست یا</p>	<p>و (بر سودن) زیادت کلمہ بر مزید علیہش و بجذف ر می مہملہ بسودن مخففتش و زیادت مؤخده بیسودن مزید علیہش و بقاعدہ تبدیل بیسودن مبدلش کہ مؤخده بہ بای فارسی بدل شود چنانکہ تب و تب و اسم مصدر سودن بہمان لغت سما باشد کہ بمعنی لمس و س می آید - الف آخر بدل شد بہ واو چنانکہ آغ و توغ و علامت مصدر رون در آخرش زیادہ کردہ مصدر می ساختند کہ در مثال اختلاف است چنانکہ بالان مذکور شد و ہر چہا بمعنی بیان کردہ صاحب بحر و انج تم از بیان دیگر محققین یہ تحقیق با مضارع این بیسود کہ بر مؤخده و سکون بای فارسی و صنم</p>

سین مهله و فتح و او صاحب بحر مضارع	نرم مسپودم (ابوالفرح <sup>س</sup> ) کوه مسپود
این مسپاید نوشته که مضارع مسپایدن	زخم تیرش گفت با صاعقه است این
است و مسپایدن مصدری نیاید و معنا	تیر و اختیاه (میر معری <sup>س</sup> ) سینه تیرش
موارد مضارع این را مسپاود گفت که	چو مسپودم زیر پر نیان با گفتم این سینه
مضارع مسپاودین است ز لسه بر	بهر می پر نیان دیگر است (کمال اسمعیل <sup>س</sup> )
محققینی که بر قواعد فارسی اعتنائی گفتند	لعل ترا شبی مسپودم من و هنوز می لیسیم
قول صاحب بحر و موارد را نسبت	از جلاوت آن گریه وار دست (ارو <sup>س</sup> )
مضارع این بدون سند تسلیم نمی کنیم	و بگو مسپودن -
و اگر استعمال مسپاود بشرط آید تو انیم عرض	پشت خوابیدن <sup>مصدر اصطلاحی</sup>
کرد که از مصدر مسپاودین است و اگر	بقول وارسته با رام خواب کردن (اس <sup>س</sup> )
استعمال مسپایدیش شده و نوشته آن مصدر	(کنون که چو تو مردی برای خود دیده
(مسپایدن) بهر دو تجمانی پنجم و ششم	په عروس و بهر ز شادوی به پشت خوابیده
کنیم و نمی شود که آنرا مضارع مسپودن	با مؤلف عرض کند که از معنی <sup>اصطلاحی</sup> <sup>بسیار</sup>
خلاف قیاس قرار دیم حاصل انیت	اشرف ثابت است که معنی این <sup>اصطلاحی</sup>
که معنی سوم اصل است و دیگر همه معانی	خوابیدن و ستاین افتادن است <sup>بمعنی</sup>
مجاز آن (حکیم سوزنی <sup>س</sup> ) بنجاک وادی	بیان کرده و ارسته <sup>اصطلاحی</sup> و <sup>اصطلاحی</sup> <sup>فازگیا</sup>
آن چهره که آبله کرده باستین صریح	ارچه زبان غیبت و خواب پشت خوابیده <sup>اصطلاحی</sup>

۱۲۲۲

<p>پشت سرفناون خار مصدر مطلقا          او به پشت نگاه گرفته است به مؤلف          عرض کند که معنی اول الذکر بهتر است از          خرد ذکر (ار دو) تاثیر برسانا          می کشد آخر به پشت هم رفتن مصدر مطلقا</p>	<p>پشت سرفناون خار مصدر مطلقا          کنایه باشد از تکلیف و اذیت و در پی این          شدن که نماز زیر سرفی خلد و مانع از          و آرام است (صائب ه) می کشد آخر به پشت هم رفتن مصدر مطلقا</p>
<p>بجست کا مجونهای و هر دو خار خار ز          خواهد به پشت سرفناون (ار دو) کا          پروتا بقول اصفیه مضطرب رهنا تر پنا          نملانا به قرار رهنا (امانت ه) عمر هم          بجز کانون به نو اگر خون کی با زمین          بستن صحیح سحر اگا واسن ہو گیا          پشت کمان گرفتن مصدر مطلقا</p>	<p>بجست کا مجونهای و هر دو خار خار ز          خواهد به پشت سرفناون (ار دو) کا          پروتا بقول اصفیه مضطرب رهنا تر پنا          نملانا به قرار رهنا (امانت ه) عمر هم          بجز کانون به نو اگر خون کی با زمین          بستن صحیح سحر اگا واسن ہو گیا          پشت کمان گرفتن مصدر مطلقا</p>
<p>بقول بحر و خان آرزو (در عراج) تیر بار          کردن بر کسی (تاثیر ه) تاثیر با اشاره          در هر طرف به سنگین و لان به پشت کمان          گرفته اند که صاحب اند گوید که کنایه از تیر          برون انداختن (صائب ه) زلفش حیث است که دیگر محققین فارسی زبان</p>	<p>بقول بحر و خان آرزو (در عراج) تیر بار          کردن بر کسی (تاثیر ه) تاثیر با اشاره          در هر طرف به سنگین و لان به پشت کمان          گرفته اند که صاحب اند گوید که کنایه از تیر          برون انداختن (صائب ه) زلفش حیث است که دیگر محققین فارسی زبان</p>

ازین مصدر رساکت و معاینه چشم مندیقتی بر دو سه کلام کرد تا در ۱۲ با هم اولیت کرد  
خیال با کند (ارز و شاد) بلکه و سرسنگ کی ایسه اسکے ساتھ اور وہ اسکے ساتھ۔

سینجا بقول برپان و جامع باغبین منقطه دار بر وزن طغنا طوطی را گویند و آن پرند  
ایست مشهور و معروف صاحب غیاثا بر طوطی گوید که معرب لوتی اثر رشیدی  
آن طائر است سبز که بحرف آنرا طوطا نامند و صاحب رشیدی بر (لوتی) پرند و فوق  
گوید که مرغ معروف که طوطی می گویند (الخ) نغنی سبا و که معنادر عربی بقول منتهی الان  
طوطی سبز پر پشت عرب است و بقول صاحب محیط الحیة طوطی سبز نگین است  
سرخ که زبانش مثل انسان باشد و نقل کلام انسان کند و تحقیق کامل این سچا  
کنیم صاحب ناصری فرماید که معنی لغت عربی است و در لغت فارس معنی را بیجا  
خوانده اند و بای فارسی رایای تختانی دانسته اند و آن را المعنی طوطی یا مرغ و گوی  
شمرده اند (حکیم قطران تبریزی) بواجوز این شاعر بزرگترین چوین سینه بیجا  
و متصل ساخته غنفل ز بلبل ساخته معنی آنکه خان آرزو در سراج نیکه قول برپان  
گوید که این بچند وجه غلط است یکی آنکه با هر دو بای نازمی است و دوم آنکه با تا  
دوم شده است نه مختلف سوم آنکه لفظ عربی است نه فارسی و جمیع این فرآ  
از حیوة الحیوان و میری بوضوح می پیوندد و انتهی (مخالف) عزیزن کند که معنی  
ناصری همین قدر است که تختانی دوم هم همین معنی می آید و اعتراض خان آرزو و ثلث است  
و قول برپان صحیح باشد ازینکه محققین اهل زبان بیجا به با دوم فارسی و معنی بیجا

را بمعنی طوطی تسلیم میکنند و استعمال حکیم قطران هم سداوست و معاصرین عجم هم ازین استعمال  
 خبردارند پس عیبی نیست که این هر دو را مبدل بعبای عربی گیریم که مؤخره اول و دوم  
 لغت عربست به همین معنی و بای عربی بدل شود به بای فارسی و تحتانی چنانکه تب و تب  
 و بالیوس و بالیوس پس تو انیم گفت که هر دو مغرس است. خان آرزو و غور و تحقیق  
 را اختیار نکرد (ارو) مشهور هندی. اسم مذکر بقول اصفیه لغوی معنی مٹھه بولا  
 شیرین گفتار اصطلاحی توآ طوطی هندوستان جو اینی خوش گفتاری که سبب هر دو لغزیز

<p>بمعنی در بند مقوله بقول صاحب ضمیمه که منحصراً بشاره پف تست و کنایه ازین          برهان کنایه از آنست که باندک چتری ہو تو که باندک توجه تو کار من می بر آید فارسی          است صاحب بحرین را (به معنی در بند است) گویند با داد و در بیغ مکن که کارم به پنی          بضم بای فارسی آوروه صاحب انند در بند است (ارو) ادنی توجه بر مؤلف</p>	<p>بمعنی در بند مقوله بقول صاحب ضمیمه که منحصراً بشاره پف تست و کنایه ازین          برهان کنایه از آنست که باندک چتری ہو تو که باندک توجه تو کار من می بر آید فارسی          است صاحب بحرین را (به معنی در بند است) گویند با داد و در بیغ مکن که کارم به پنی          بضم بای فارسی آوروه صاحب انند در بند است (ارو) ادنی توجه بر مؤلف</p>
<p>بالتفاق بحر گوید که از زبان دانان (بپف) (الف) بپکندن بقول نو اور (الف)          کاسه گرمی وابسته است نیز شنیده شد و (ب) بپکن لغتی است در آنگندن</p>	<p>بالتفاق بحر گوید که از زبان دانان (بپف) (الف) بپکندن بقول نو اور (الف)          کاسه گرمی وابسته است نیز شنیده شد و (ب) بپکن لغتی است در آنگندن</p>
<p>هم بدین معنی (بوی بند است) و (بپچ) در بالف و هم بدین قیاس (ب) (بپکن)          بند است) و (بحرفی و شیمی بند است) بمعنی امر خان آرزو در سراج بحواله</p>	<p>هم بدین معنی (بوی بند است) و (بپچ) در بالف و هم بدین قیاس (ب) (بپکن)          بند است) و (بحرفی و شیمی بند است) بمعنی امر خان آرزو در سراج بحواله</p>
<p>مؤلف عرض کند که پف بقول انند برهان نسبت (ب) فرماید که (ا) بوزن          لغت فارسی است بمعنی با و یک از زبان و معنی بپکن که امر است از فکندن و (د)          بر چتری زنند معنی لغتی این همین است کنایه از طعام سر باز زدن و کسی را گویند</p>	<p>مؤلف عرض کند که پف بقول انند برهان نسبت (ب) فرماید که (ا) بوزن          لغت فارسی است بمعنی با و یک از زبان و معنی بپکن که امر است از فکندن و (د)          بر چتری زنند معنی لغتی این همین است کنایه از طعام سر باز زدن و کسی را گویند</p>



که از غایت سیری نگاه بطعام نکند و فرمایند گذاشته و کرامش کردند صاحب نو اور  
 که تحقیق آنست که معنی سر باز زدن از خوب کرد که (الف) را در مصداق قائم  
 طعام تنگین است بای قرشت چنانکه کرد و لیکن او هم از اصلش بخیر بود و بدو  
 و چه نگیری آمده نه بای فارسی و نیز کسب حجت بسوی آنگندن رفت و بخیاال با الف  
 اول است مخفف بیکن که بدش تنگین و ب هر دو کاف عربی است که ماخذ  
 است پس بای آن هر دو کلمه نباشد (تهی) فکندن فک لغت عربیت و ما اشاره  
 صاحب بر بان (ب) را آورده چنانکه این بر افکندن کرده ایم نسبت معنی دوم  
 خان آرزو نقلش کرده و صاحب ناصری (ب) عرض می شود که خان آرزو درست  
 هم زبان بر بان مؤلف عرض کند که فکندن گوید که بدین معنی به نامی فوقانی عوض بای  
 اصل است به کاف سربی و فرید علیّه آن فارسی بجایش می آید پس اگر ب (ب) را بمعنی  
 افکندن با الف وصل و حقیقت ماخذ دوم مبتدل تنگین گیریم که به فوقانی دوم  
 و معانی این بر افکندن مذکور شد و (الف) می آید یعنی شود که موخده به فوقانی یا بالعکس  
 مبتدل افکندن باشد که موخده در اولش آن بدل نمی شود پس جزین نباشد که تسامح  
 زائد است و فابدل شد به بای فارسی بر بان خیال کنیم و صاحب ناصری در  
 چنانکه فیل و سیل و سفید و سپید و (ب) اکثر لغات نقل بر بان برداشته و تحقیق  
 امر حاضرش تحقیقین با نام و نشان تحقیق خود را بر عالم بالا گذاشته (ار و و) (الف)  
 را از دست داده اند که حقیقت مصدر و کیمو افکندن (ب) افکندن که امر

<p>یعنی ڈال گرا (۲) کھانے کے طرف نگاہ نہ کر مستعمل و سپردہ گفتن کنایہ باشد بہر معنی</p>	<p>پوست افتادون   مصدر اصطلاحی و ایما گفتن (ارو) اشارۃ کنایۃ</p>
<p>بقول بحر غیب جوئی و غیبت و بدگوئی کرو کہ ہا کسی بات کو صاف نہ کہنا و پروردہ</p>	<p>صاحب غیبت بحر غیب جوئی کروں قانع کہنا صاحب آصفیہ نے (ور پروردہ)</p>
<p>و صاحب اندم ذکر این کردہ صاحب پر فرمایا ہے کہ خفیہ پوشیدہ اشارۃ کنایۃ</p>	<p>برہان (پوست کسی افتادون) را بہ معنی سوشین مردم افتادون   مقولہ صاحبان</p>
<p>معنی آوردہ و خان آرزو در سراج گوید خریہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از</p>	<p>کہ کنایہ از غیب کردن است مؤلف معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسی</p>
<p>عرض کند کہ پوست بقول برہان معنی غیبت چون بیند کہ کسی غیبت مردم می کند بحق</p>	<p>ہم آمدہ کہ بدگوئی و مذمت باشد خطایا او استعمال این مقولہ کنند و این مشتق و</p>
<p>غیبت شتاق سداستعمال باشیم (ارو) فرید علیہ است از مصدر (پوست افتادون)</p>	<p>غیبت کرنا بقول آصفیہ بدی کرنا پشیدہ کہ گذشت (ارو) لوگون کی غیبت</p>
<p>پیشہ بر کہنا بدگوئی کرنا۔ کتابے و کہین میں کہتے ہیں پشیدہ پشیدہ</p>	<p>پوست گفتن   مصدر اصطلاحی کہنے کا عادی ہے۔</p>
<p>بقول بحر غیبت و اندم سخن و پروردہ یہ پہلو گفتن   مصدر اصطلاحی بقول</p>	<p>گفتن یعنی بر فر و ایما گفتن مؤلف مؤلف بحر و اندم نوعی از رفتار کو و کان کہ در</p>
<p>کند کہ پوست در شجا استعارۃ یعنی پروردہ مبارکی حال ہی باشد (ملا آثار تجاری)</p>	<p>کند کہ پوست در شجا استعارۃ یعنی پروردہ مبارکی حال ہی باشد (ملا آثار تجاری)</p>

<p>عاشقان را در طلب مشق ریاضی کردن این مثل را بحق اوزنند و معاصرین است پ طفل نو آموز اول ره به بهلو میرود عجم هم بزبان دارند (ار و و) نام مؤلف عرض کند که به بهلو خفتن و به و پیام سے مانا نہیں ہے</p>	<p>بیلو آمدن و به بهلو رفتن هر سه مرادف یکدیگر به همانه کردن مصدر اصطلاحی - بقالب است و خصوصیت با اطفال ندارد و در تحقیقش بجای خودش کنیم (حافظ شیرازی) و طفل در سندان مصدر را مخصوص باو و تحقیقش بجای خودش کنیم (حافظ شیرازی) و نمی کند (ار و و) کروٹ لینا - بقول صمیم دیدم کہ ملاک در میانہ زوندہ گل آدم سیرتند و اس بیلو سے اس بیلو پر مونا - به پیام راست نیاید مثل حساب خزینه ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان چون کسی را به بینند (ار و و) سائچے میں ڈالنا بقول آصفیہ کہ پیغام قبول نمی کند و مصالحت نمی نماید قالب میں ڈال کر بنانا -</p>
--	--

(۳۳۳۳۳)

بای موحده بانای نوقالی

بت (۱) بقول سروری و جامع و ناصر ی بفتح با - آهار جولامگان باشد و فرماید که بیای فارسی هم آمده و غالباً که بیای فارسی اصح باشد و بقول برهان بفتح اول و سکون ثانی آشی که جولامگان بر روی کار مانند و فرماید که در عربی نیز همین معنی دارد - مؤلف عرض کند که ما این لغت را بدین معنی در لغات عرب نیافتیم و توابع هم عرض کرد

کفار میان این را از لغت بہات کہ در سکر ت بمعنی خشک آمدہ بتخفیف ہا و الف وضع کرد  
مخصوص کرد و مذبرای آشی کہ جولاہگان استعمالش کنند خان آرزو در سراج ہم بذیل  
لغت (بتہ) اشارہ این یعنی بت کردہ است (اساد عمارہ ص ۵۵) ریشی چگونه ریشی  
چون مالہ بت آورد ہا گوی کہ دوش تار و زان ریش گوہ پالوہ (ارو) وہ آہار  
اور کلف جو صلابے کپڑا بتے وقت استعمال کرتے ہیں۔ مذکر۔

(۲) بت۔ بقول برہان و ناصر علی بالفتح بمعنی لبت جولاہگان صاحب جامع فرماید کہ  
بتارہ مؤلف بعرض کند کہ اسم چاند فارسی زبان باشد صاحب اندر جوالہ قوسی  
برلیف گوید کہ دستہ گیاہی باشد کہ جولاہ پیشا رخو را بدان ترکند و آب زند (ارو)  
جولاہون کا وہ برش (مذکر) یا (کوچی) مؤنث جس کو وہ گھانس سے پاتے ہیں اور  
پانی میں بہگو کر اپنی نوٹ پر چترکتے جاتے ہیں۔

(۳) بت۔ بقول برہان و جامع بالفتح مرغابی را نیز گویند و معرب آن بظ است  
صاحب ناصر علی فرماید کہ از ہمین است خربت کہ بظ بزرگ را گویند صاحب  
فدائی کہ از معاصرین عجم است ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این ہم اسم چاند فارسی  
زبان است (ارو) مرغابی۔ دیکھو اردک۔

(۴) بت۔ بقول برہان و جامع و ناصر علی بضم اول معبود و مسجود کا فران باشد کہ  
بہر بی صنم خوانند (سعدی ص ۵۵) بتی دیدم از عاج در سومات ہا مرصع چو در  
جاہلیت منات ہا صاحب مؤید بذیل لغات فارسی صراحت کند کہ آنچه پرستند

صورت نگاشته و ساخته از چوب و گل و غیر آن بهار بر مطلق صنم قانع صاحب فرنگ  
 فدائی که از معاصرین عجم است فرماید که هر چه از سنگ و چوب تراشیده آنرا پرستش کنند  
 ترجمه صنم صاحب سخندان گوید که همین را در سنسکرت بتد بهال مهله گویند سخندان  
 آرزو در سراج گوید که مطلق معبود و موجود و کافران بت نباشد چه آفتاب و گنگ  
 و آتش را هم معنی از پنهان پرستند و بت گویند مؤلف عرض کند که صاحب سا<sup>طع</sup>  
 ازین ساکت و صاحب کنز که محقق ترکی زبانست این را به همین معنی لغت ترکی  
 گوید. اگر بذر بقول صاحب سخندان لغت سنسکرت گیریم این سبیل آنست  
 که وال مهله را بقوفانی بدل کرده اند چنانکه تنبوره و ونوره و و اگر بقول صاحب  
 کنز لغت ترکی و انجم خیرین نیست که فارسیان استعمال این کرده اند و معنی حقیقی این  
 صنم و صورتی که از مس و طلا و نقره و سنگ و چوب و گل و غیر ذلک درست کنند  
 و بجز زمین صورت که پرستش آن می شود و این تعلق دارد با معنی ششم مخفی میا و که بقول  
 بعضی بت مخفف (باوتا) است که بهین معنی لغت زند و پانزده است چنانکه اشاره  
 این بر (باوتا شکن) کرده ایم (ارو) بت بقول اصفیه فارسی اسمی که  
 صورتی صورت - پتلا - لعبت - پرتما - صنم - و صورت جو پتلا و پتیل و غیره که  
 بنا کر پوجین -

(۵) بت - بقول برهان و جامع و ناصری و مؤید با صنم کنایه از معشوق (طهوری)

(۶) باغ گوجیب می در از اشکم پوسینه چاک بت گل اندا اسم با مؤلف عرضند

کند که استعاره باشد نه کنایه (اردو) بت بقول آصفیه اسم مذکر معشوق (از  
 آصفیه) بت بنایا به بتون که قیامت میں بھی ہو و او مانگی نہ خدا سے یون ہی خواستگار  
 (۶) بت بقول صنیمہ برهان و خان آرزو در سراج باصطلاح سالکان عبارت از  
 منظر هستی مطلق است که آن حق تعالی باشد پس بت من حیث الحقیقت حق باشد  
 نه باطل مؤلف عرض کند که بت پرستان همین منظر هستی مطلق را ہی پرستند و این مجاز  
 معنی چهارم است (اردو) هستی مطلق کا منظر - مذکر -  
 بتا بقول سروری و جهانگیری و جامع به تالی فرشت بعد از باروزن بیاد الهی  
 بگذار (ابوشکور) بتا روزگاری بر آید برین پاکتم پیش هر کس هزار آفرین بگوید  
 (۷) گفتا نه آخر وہاں ترکتم بوتا جان شیریش در سر کتم بوتا صاحب برهان صراحت  
 کند که بکر اول است صاحب رشیدی گوید کہ بتائیدن معنی گذاشتن مصدری  
 می آید و این امر حاضرش صاحب ناصری گوید کہ اصل این (بھل تا) بودہ یعنی بگذار  
 چیزی را تا چنین و چنان شود۔ بلی و ر فارس بسیار استعمال کنند چنانکہ سعدی گفته  
 (۸) بتا ہلاک شود دوست در محبت دوست پاک زندگانی او در ہلاک بود  
 دوست و فرماید کہ آنرا (بل تا) نیز گفته اند مؤلف عرض کند کہ سخن او پنی صاحب  
 ناصری است کہ این را مخفف (بھل تا) قرار می دهد و از اشتقاق مصدر (بتائیدن)  
 خبر ندارد و تحقیق با (الف) اسم مصدر بتائیدن است کہ می آید ما خود از بت  
 کہ بقول منتخب بالفتح و تشدید تالی فوقانی یعنی بریدن است فارسیان بچغیف

و بزیادت الف در آخرش یعنی قطع گرفتند و (ب) امر حاضر از مصدر بتائیدن که می آید پس بفتح اول است که موعده اول اصلی است و مصدر این هم بفتح اول می آید اما نکته این را که بر اول آورده اند بی تحقیق نبرده (ار و و) (الف) قطع بقول آصفیه عربی هم مذکر تراش - برید بیونت (ب) چمور - چمور ناگا امر -

(۲) بتا - بقول سروری بحواله فرسنگ و بقول جهانگیری و جامع بفتح با نوعی از طعام را گویند صاحب برهان گوید که عربان بهیط و بتات گویند و این معنی باشد بدستانی هم آمده صاحب منتهی الارب بهیط را به تحریک ثانی و تشدید طای حطی فرماید که عربان بهیط نوعی از طعام که برنج را با شیر و روغن پزند صاحب رشیدی فرماید که بتا و بتة بفتح با خشک پلاو - مؤلف گوید که اصل این بتة باهای هوز آخر است که بدل شد با چنانکه خار و خار خان آرزو در سراج بر بتة گوید که بقول رشیدی خشک و بقول برهان نوعی از طعام که بهیط گویند و بدین معنی به تشدید ثانی هم آمده ولیکن تحقیق است که این لفظ مشترک است در فارسی و هندی - غایتش در هندی باره تغییر لحنه مخلوط بها خوانند و آن تلفظ مخصوص هندیان است و بتة اهم است از خشک چرا که خشک همان برنج را گویند که بعد از چختن آب آن را دور کنند و بتة مطلق است خواه آب آن را دور کنند خواه نکنند و این غذای مردم بنگاله و کشمیر است بنا بر کثرت شالی در این ملک و مؤید اینست که در برهان بت بفتح و سکون فوقانی یعنی آبار حواله بنگال و آشتی که بر روی کار مالند آورده و اغلب که بهیطه مشرب بهشته هندی است در

مؤلف عرض کند که بقول ساطع بجات در سنکرت بمعنی خشکه آمده که برنج پخته باشد  
 و بجهت بقول آصفیه لغت هندی است مرادش و آنچه خان آرزو در خشکه و بته و تری  
 پیدا کرده است کمی معلومات اوست اهل دکن نیک دانند که خشکه عام است برای  
 برنج پخته اعم از اینکه آبش را بر آتش خشک کنند یا بصورت کثرت آب آن را دور  
 کنند و بجات بزبان سنکرت ترجمه خشکه یعنی برنج پخته باشد و بس فارسیان بحد فلف  
 سوم بهت کردند و این لفظ را بعضی بمعنی شیر برنج استعمال می کنند و بقول بعضی فیر  
 باشد و بعضی برانند که نوعی از طعام است و بعضی حلوائی برنج را گفته اند و معرب آن  
 بصلط است با تشدید طای حطی (کذا فی البرهان) و بقلب بعض همین بهت را بسته کردند  
 و بمعنی خشکه پلاو استعمال شد و به تبدیل با به الف بتا تبدیل اوست که زیر بحث است  
 و مقصود از خشکه پلاو پلاو باروغن و گوشت باشد یعنی غیر از چلاد یعنی پلاو برنج  
 با گوشت و روغن باشد و چلاد و برنج باروغن و بته و بتا مراد ف پلاو پس  
 در تعریف این خشکه را داخل کردن خطا است که در لفظ پلاو خشکه داخل است (ارو)  
 پلاو بقول آصفیه فارسی اسم مذکر یک قسم کاهانا جو گوشت اور چاول ملا کر پکاسته بین

<p>تساب رفتن مصدر اصطلاحی بمعنی پیچ اگر بستم با چرا بتاب روم ریشه رفو خام است          و تاب خوردن و خشک شدن که تاب بمعنی (ارو) پیچ و تاب کاهانا بقول آصفیه          پیچ و تاب و قهر و غضب بجایش می آید - دل ہی دل میں غم و غصه سے گھنا -</p>	<p>تساب رفتن مصدر اصطلاحی بمعنی پیچ اگر بستم با چرا بتاب روم ریشه رفو خام است          و تاب خوردن و خشک شدن که تاب بمعنی (ارو) پیچ و تاب کاهانا بقول آصفیه          پیچ و تاب و قهر و غضب بجایش می آید - دل ہی دل میں غم و غصه سے گھنا -</p>
<p>تساب رفتن مصدر اصطلاحی بمعنی پیچ اگر بستم با چرا بتاب روم ریشه رفو خام است          و تاب خوردن و خشک شدن که تاب بمعنی (ارو) پیچ و تاب کاهانا بقول آصفیه          پیچ و تاب و قهر و غضب بجایش می آید - دل ہی دل میں غم و غصه سے گھنا -</p>	<p>تساب رفتن مصدر اصطلاحی بمعنی پیچ اگر بستم با چرا بتاب روم ریشه رفو خام است          و تاب خوردن و خشک شدن که تاب بمعنی (ارو) پیچ و تاب کاهانا بقول آصفیه          پیچ و تاب و قهر و غضب بجایش می آید - دل ہی دل میں غم و غصه سے گھنا -</p>

(۵۰۱۶)

(۵۰۱۶)



<p>ذکر این نکر دو جزین نیست کہ تسامح اوست کہ بجای تختانی چهارم موصدہ را نقل کرو و جا وارو کہ دست متصرف نقل نویسند و راز شد باتی حال حقیقت این بر (سائیدن) بیان کنیم کہ بتختانی چهارم و پنجم می آید (ارو) و کیو بتائیدن۔</p>	<p>پس و تاب خوردن و سوختن کہ تاب بمعنی پیچ و تاب و حرارت می آید (انوری ۵) اسے رخت رشک آفتاب شدہ ہے آفتاب از رخت (ارو) پیچ و تاب کھانا جلنا القول مؤید (سجوالہ قنیہ) بمعنی از محققین فارسی زبان (ارو) و کیو بتائیدن۔</p>
<p>صاحب شمس گوید کہ لغت فارسی است بمعنی (۱) بریدہ (۲) توشہ و (۳) زخت خانہ و (۴) طیلسان و ضر و سوف و فر باید کہ با بمعنی بت نیز آمده مؤلف عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت و بخت بت بجایش گذشت و معاصرین عجم ہم بر زبان نداشتند مجرب و بیان شمس بدون سند استعمال اعتبار را نشاید مخفی مباد کہ بت بدون الف در عربی زبان بمعنی طیلسان آید کہ ذاتی محیط المحيط و بت بقول منتهی اللارب بزبان عرب بمعنی توشہ و رخت عروس و مسافر و مردہ و متاع خانہ (انتهی) پس جزین نیست کہ محقق بی تحقیق لغت عربی را فارسی گفت و در معنی ہم متصرف کرده مرده را بریدہ نوشت۔ خدایش بیامرز (ارو) (۱) کاٹا ہوا (۲) توشہ۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ زا و راہ۔ وہ کھانا جو مسافر اپنے ساتھ لے جائے (۳) گھر کا سامان۔ مذکر (۴) طیلسان بقول غیاث اللسان کا مہرب۔ وہ چادر جو عرب میں خطیب اور قاضی اپنے کندھے پر اوڑھتے ہیں۔ مؤنث۔ بزرگ ایک ریشمی کپڑے کا</p>	